220

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضلَ بیدِ اللّٰہِ یؤتیہِ من یشاءُ — عسٰی اَن یبعثک ربّک مقاماً محموداً

اللّٰہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عہ
ششماہی مہر
سہ ماہی ۲/۱۲

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ | مورخہ ۳ ربیع الاوّل ۱۳۵۶ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۵ مئی ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ مئی۔ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ہز میجسٹی شہنشاہ معظم جارج ششم کی تاجپوشی کی تقریب میں آج بھی مقامی سکول اور دفاتر بند رہے۔ نیز بعد نماز عشاء بورڈنگ تحریک جدید میں بصدارت جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری ناظم تجارت تحریک جدید ایک مشاعرہ ہوا۔ جس میں مقامی شعراء نے اپنی نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ اسی دوران میں صاحب صدر نے ایک مختصر تقریر کی۔ جس میں شعر و شاعری کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آخر میں اچھی نظم کہنے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔ اور دعا پر سوا گیارہ بجے مشاعرہ برخاست ہوا۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا جو مفت دیا جاتا تھا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حکومتِ وقت کی اطاعت کا زرّیں ارشاد

اے میری جماعت! میں ہمیشہ تم میں نہیں رہوں گا۔ یہ میرے کلمات یاد رکھو۔ کہ کوئی حادثہ زمین پر ظاہر نہیں ہوتا جب تک کہ آسمان پر پہلے قرار نہ پالے۔ سو وہ خدا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ اس سے ڈرو۔ اور ایک سچی تبدیلی پیدا کر لو۔ تا تم عذاب سے بچائے جاؤ۔ اور یاد رکھو۔ کہ یہ طریق شوخی او شرارت کا طریق ہے۔ کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت تم امن سے زندگی بسر کر رہے ہو۔ اور اس کی عنایات کو آزما چکے ہو۔ تم اس پر بدگمانی کرو۔ یا اس کے حکم کے مطابق نہ چلو۔ اور تمہاری یہ بدقسمتی ہوگی۔ کہ اس کے ان احکام سے جو سراسر تمہاری بھلائی کے لئے ہیں۔ منہ پھیر لو۔ میں وہی بات کرتا ہوں۔ جو تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ مجھے ضرورت نہیں کہ گورنمنٹ کی خوشامد کروں۔ کیونکہ ایک ہی آقا ہے جس کا میں نے دامن پکڑا ہے۔ وہی جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ اس وقت تک کہ میں مروں کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہونگا۔ مگر اس بات کو کیونکر چھپایا جائے۔ کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہمارے لئے ایک محسن گورنمنٹ ہے۔ اور بجز اس کے کہ ہم اس گورنمنٹ کے سایہ میں امن سے زندگی بسر کریں۔ ہمارے لئے ایک بالشت بھی ایسی زمین نہیں۔ جو ہمیں پناہ دے سکے۔ سو جس خدا نے ہمارے آرام و امن کے لئے اس گورنمنٹ کو منتخب کیا ہے۔ اس کے ہم ناشکر گزار ہونگے۔ اگر اس گورنمنٹ کا شکر نہ کریں۔" (بدر ۹ اگست ۱۹۰۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بدگو ہندو اور احمدی جماعتیں

حال میں قادیان کے ایک بدزبان ہندو نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات کے خلاف جو نہائت ہی اشتعال انگیز بدزبانی کی ہے۔ اس کے متعلق بیرونی جماعتیں اپنے غم والم کا اظہار جلسے منعقد کر کے کر رہی اور قراردادیں پاس کر کے مرکز میں بھیج رہی ہیں۔ اس کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سردست جماعتوں کو ایسے جذبات کے اظہار سے رکے رہنا چاہیئے۔ ایسی گالیاں مقامی طور پر لوگ دیتے ہی رہتے ہیں۔ احباب کو صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہنا چاہیئے۔

ناظر اعلےٰ جماعت احمدیہ قادیان

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کی وفات

اخبار زمیندار میں شائع ہؤا ہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی ۱۱ رمئی وفات پاگئے۔ یہ وہی پیر صاحب ہیں۔ جنہوں نے ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے حد مخالفت کی۔ لیکن آخر خدا تعالےٰ نے ان کی زندگی میں ہی ان کو اپنی ناکامی کا احساس کرا دیا۔ اور وہ گوشہ گمنامی میں بیٹھ گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب رسالہ "اعجاز المسیح" نہائت فصیح عربی میں لکھا تو آپ نے اللہ تعالےٰ سے الہام پاکر اعلان فرمایا۔ کہ اس رسالہ کی نظیر اس فصاحت و بلاغت کے ساتھ کوئی مولوی پیش نہیں کر سکے گا۔ اس پر پیر مہر علی صاحب نے کہا کہ وہ ایسا رسالہ لکھ کر دکھلائیں گے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا کہ منعہ مانع من السماء یعنے ایک مانع نے آسمان سے اسے نظیر پیش کرنے سے روک دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا یہ الہام ایسی عظمت سے پورا ہوا کہ اگرچہ عوام الناس کی طرح وہ اردو میں احمدیت کے خلاف کتابیں لکھتے رہے۔ مگر عربی رسالہ کی نظیر لانے سے بالکل قاصر رہے۔ پھر خدا تعالےٰ نے اردو کتابوں میں بھی اپنی قدرت کا نشان دکھایا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب سیف چشتیائی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چور قرار دیا تھا۔ یعنے ان کے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسروں کی کتابوں کے مضامین چرا کر اعجاز المسیح" میں لکھ دیئے تھے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے انہیں اس افترار کی یہ سزا دی۔ کہ کرم دین کے مقدمہ میں وہ ایک شخص محمد حسن کے نوٹوں کے چور ثابت ہوئے۔ اور عدالت میں اس بارہ میں حلفی شہادتیں گزریں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اعلان فرمایا۔ کہ میں فصیح و بلیغ عربی میں قرآن شریف کی کسی سورت کی تفسیر لکھ سکتا ہوں۔ اور میرے مقابلہ میں کوئی دوسرا شخص ایسی تفسیر نہیں لکھ سکے گا۔ اور پیر صاحب کو خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقابلہ کے لئے بلایا۔ تو اول تو انہوں نے یہ لاف ماردی۔ کہ میں اس نشان کا مقابلہ کروں گا۔ مگر آخر جب مقابلہ کی اپنے اندر ہمت نہ دیکھی تو ایک اشتہار شائع کر دیا۔ کہ ہم بالمقابل بیٹھ کر تفسیر نویسی کے لئے تیار ہیں۔ مگر یہ شرط ضروری ہے۔ کہ تفسیر لکھنے سے پہلے یہ بحث ہو جائے۔ کہ کس کے عقائد صحیح ہیں۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو منصف مقرر کیا جائے۔ اگر وہ کہہ دیں کہ پیر صاحب کے عقائد صحیح ہیں۔ تو نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ضروری ہو۔ کہ وہ پیر صاحب کی بیعت کریں۔ اور اس کے بعد تفسیر نویسی کا مقابلہ کریں۔ یہ اشتہار انہوں نے لاہور میں دیا۔

چونکہ ان کا یہ طریق سخت معیوب اور بے ہودہ تھا۔ اس لئے ان سے متنفر ہو کر ان کے کئی مرید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حلقہ غلامی میں داخل ہو گئے۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں پیر صاحب کو عبرتناک ناکامی نصیب ہوئی۔ اور اب ان کی موت نے چونکہ ان کی ناکامی کو تکمیل تک پہونچا دیا ہے اسلئے ان کا تفصیل سے ذکر کسی دوسرے وقت کیا جائے گا انشاء اللہ تعالےٰ

چندہ تحریک جدید اور زمیندار جماعتیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تیسرے سال کی تحریک جدید کی مالی قربانی میں ۵۰ زمیندار جماعتیں شامل ہیں۔ اور ان میں سے اکثر کا وعدہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنی موعودہ رقم اس فصل کے نکلنے پر ادا کردینگی۔ چونکہ ماہ مئی میں اکثر فصل برآمد ہو جاتی ہے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ مخلصین اپنے وعدوں کو ابتدائی مہینوں میں پورا کر کے ثواب حاصل کریں۔ اور تحریک جدید کے چندہ کی وصولی پر خاص زور دے کر اس میں وسعت پیدا کی جائے۔ حتےٰ کہ زائد کارکن جو کام کر کے ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کر لئے جائیں۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ خصوصاً وعدہ کرنیوالی زمیندار جماعتوں کو حضور کے ارشاد کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

تقریب تاجپوشی پر جماعت احمدیہ لاہور کی قراردادیں

لاہور ۱۲ر مئی۔ آج جماعت احمدیہ لاہور کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ احمدیہ مسجد میں منعقد ہؤا۔ جس میں ہز میجسٹی ملک معظم جارج ششم اور ملکہ الزبتھ کی تاج پوشی کی تقریب پر مبارکباد کی قرارداد پاس کی گئی۔ اور دعا کی گئی۔ کہ نیا دور حکومت سلطنت برطانیہ اور تمام دنیا کے لئے بابرکت ہو۔

دوسری قرارداد میں آنریبل چودہری سر ظفر اللہ خان صاحب کو تقریب تاجپوشی پر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب ملنے پر مبارکباد پیش کی گئی۔

درخواست ہائے دعا

سردار نذر حسین صاحب لفٹینٹ قادیان کی لڑکی امۃ اللطیف بعارضہ بخار بیمار ہے۔ مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ بیمار ہیں۔ منشی محمد الدین صاحب کلرک دفتر الفضل کے بچے بعارضہ بخار و دست و قے بیمار ہیں۔ محمد رحمۃ اللہ صاحب کوٹ ریگام کشمیر کی ہمشیرہ صاحبہ بیمار ہیں۔ نیز خود انہیں دشمنوں کی طرف سے بعض تکالیف کا سامنا ہے۔ احباب ان احباب کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

قادیان میں تاجپوشی کی تقریب شاندار طور پر منائی گئی

قادیان ۱۳ مئی - کل ہز میجسٹی شہنشاہ معظم جارج ششم کی تاجپوشی کی تقریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جماعت احمدیہ قادیان نے نہایت شاندار طور پر منائی - اس پروگرام پر جو نظارت امور عامہ نے چند روز قبل شائع کر دیا تھا، صبح سے ہی عمل شروع ہو گیا ::

بچوں کو مٹھائی

سب سے پہلے صبح چھ بجے جامعہ احمدیہ مدرسہ احمدیہ - تعلیم الاسلام ہائی سکول - اور ڈسٹرکٹ بورڈ پرائمری سکول کے طلباء میں مٹھائی تقسیم کی گئی ::

ورزشی کھیلیں

پھر مدرسہ احمدیہ - جامعہ احمدیہ - احمدیہ سپورٹس کلب - یونین کلب - اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیموں نے ہاکی - فٹ بال - والی بال - اور کبڈی کے دلچسپ میچ کھیلے - جنہیں دیکھنے کے لئے بہت بڑا ہجوم تھا - کھیلوں کے اختتام پر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں فینسی ڈریس شو ہوا - جس میں سکولوں کے طلباء کے علاوہ بعض اور دوست بھی شامل ہوئے - اور مختلف بھیس بدل کر انہوں نے حاضرین کو محظوظ کیا - اس کے بعد بصدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا - جس میں بہترین کھلاڑیوں کو انعامات دیئے گئے - اس موقعہ پر ناظر صاحب امور عامہ نے ایک مختصر تقریر بھی کی - پھر مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری نے تقریر کی - اور دُعا پر جلسہ برخاست ہوا ::

لنڈن کی کیفیات ریڈیو پر

بعد نماز ظہر پونے تین بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ملک معظم کی تاجپوشی کی کیفیات جو لنڈن میں ہوئیں - بذریعہ ریڈیو حاضرین کو سنائی گئیں - جنہیں سُنکر وہ بے حد محظوظ ہوتے - یہ سلسلہ پانچ بجے تک جاری رہا - اس کے بعد عصر کی نماز پڑھی گئی ::

نیشنل لیگ کور کا مظاہرہ

پھر مقامی نیشنل لیگ کور کے والنٹیرز باوردی ریتی چھلہ کے میدان میں جمع ہوئے - اور پریڈ کرنے کے بعد مرزا گل محمد صاحب سالار جیش کے دیوان خانہ تک مارچ کیا - جہاں نظارت امور عامہ کی طرف سے ان کی شربت اور مٹھائی سے تواضع کی گئی -

شاندار چراغاں

بعد نماز مغرب مہمان خانہ - مدرسہ احمدیہ احمدیہ چوک - گول کمرہ - دفاتر صدر انجمن احمدیہ - منارۃ المسیح - ڈاک خانہ دفتر نیشنل لیگ - دفتر ٹاؤن کمیٹی - تعلیم الاسلام ہائی سکول - بورڈنگ تحریک جدید - بورڈنگ جامعہ - اور نصرت گرلز ہائی سکول میں بجلی کے قمقموں سے چراغاں کیا گیا - جو نہایت شاندار تھا اس کے علاوہ بہت سے اصحاب نے اپنے اپنے گھروں پر بھی چراغاں کیا -

ایک جلسہ

مغرب کی نماز کے بعد مدرسہ احمدیہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا - جس میں مختلف طلباء نے مختلف زبانوں میں تقریریں کیں ::

غرباء کو کھانا کھلایا گیا

اس خوشی میں قریباً اڑھائی سو غرباء کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے زیر انتظام لنگر خانہ کھانا کھلایا گیا - علاوہ ازیں حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ نے بھی بہت سے غریبوں کو دعوتِ طعام دی -

دوسرا جلسہ

اس کے بعد دس بجے شب مسجد نور میں ایک جلسہ زیر صدارت مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری منعقد ہوا - جس میں مولوی عبدالوہاب صاحب عمر - صاحبِ صدر - اور الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ نے تقاریر کیں - جن میں ملک معظم جارج ششم کی رسوم تاجپوشی کی تفصیل اور ان کی مختصر سوانح حیات بیان کی گئیں - اور جماعت احمدیہ کے وفادارانہ جذبات کا اظہار کیا - آخر میں دُعا کی گئی - اور جلسہ برخاست ہوا ::

احمدی خواتین اور تقریب تاجپوشی

احمدی خواتین نے زیر انتظام لجنہ اماء اللہ اس تقریب میں حصہ لیا - سکول کی لڑکیوں میں مٹھائی تقسیم کی غریب عورتوں اور بچوں کی ایک کافی تعداد کو کھانا کھلایا - اور رات کو نصرت گرلز ہائی سکول کی وسیع عمارت میں جلسہ منعقد کیا ::

تقریبِ تاجپوشی پر احمدی خواتین قادیان کا جلسہ

زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ قادیان احمدی خواتین کا شاندار - اور بارونق اجتماع ۱۲ مئی ۱۹۳۷ء کو ہز میجسٹی ملک معظم جارج ششم کی تاجپوشی کی خوشی میں نصرت گرلز ہائی سکول میں ہوا - جس میں مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ نے تقریر فرمائی - اس کے بعد مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے تقریر کی ::

دورانِ تقریر میں مقررین نے اس بات پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی - کہ مستورات کو بھی مردوں کی طرح بادشاہ سلامت سے وفاداری کا اظہار کرنا چاہیئے - کیونکہ اسلام یہی تعلیم دیتا ہے - آخر میں بادشاہ معظم اور ملکہ معظمہ کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کی گئی ::

اختتام جلسہ پر طالبات اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی - اور بوقت شام بیوہ - اور یتیم بچوں کو دعوتِ طعام دی گئی - لجنہ اماء اللہ نے اپنے انتظام میں رات کو چراغاں کیا - ممبرات لجنہ نے اپنے اپنے گھروں میں بھی چراغاں کرنے میں حصہ لیا - نیز میجک لنٹرن کے ذریعہ محترم نیر صاحب نے مستورات کے کثیر اجتماع میں تصاویر دکھائیں ::

غرض اس موقعہ کا احمدی خواتین کا اجتماع بھی نہایت شاندار تھا جو انتظامی لحاظ سے بھی قابلِ تعریف ہے - مزید خوشی اور مسرت کا باعث یہ امر ہے - کہ یہ تمام انتظام لجنہ اماء اللہ قادیان نے کیا - اور نہایت محنت و خوش اسلوبی سے اسے انجام تک پہنچایا - پھر احمدی خواتین نے جس شوق اور سرگرمی سے اس میں حصہ لیا - وہ بھی ان کی بیداری کا ایک نمایاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن میں شاہی جلوس اور تاجپوشی کی مختصر کیفیت

لنڈن ۱۲ مئی - آج ویسٹ منسٹر ایبے میں شاہ جارج ششم کی رسم تاج پوشی عمل میں لائی گئی - صبح سے ہی مہمانوں کی موٹروں کا تانتا بندھا ہوا تھا - بیس ایمبولنس کار کنان اور تیس نرسوں کو ایبے کے مختلف مقامات پر تعینات کر دیا گیا تاکہ اگر کوئی آدمی بے ہوش ہو - یا کسی حادثہ سے زخمی ہو - تو اُسے بر وقت طبی امداد پہونچائی جا سکے - ایبے کے باہر بھی تماشائیوں کا بڑا بھاری ہجوم تھا - کوئی خاص گڑبڑ دیکھنے میں نہ آئی - ملکہ اور شہنشاہ نے بکنگھم محل میں آج صبح اکٹھے ناشتہ کیا - ۱۰۰ شاہی مہمان اس محل میں ٹھہرے ہوئے تھے - انہوں نے اپنے اپنے کمروں میں ناشتہ کیا

معزز مہمانوں کی شناخت

معزز مہمانوں میں جو ویسٹ منسٹر ایبے میں دربار تاجپوشی میں شمولیت کے لئے مدعو کئے گئے تھے - وان بلومرگ اپنی خاکی وردی اور فولادی خود سے بخوبی پہچانے جاتے تھے - ہندوستانی کینٹنجنٹ کی آمد نے لوگوں میں خاص دلچسپی کا سامان پیدا کر دیا - فوجی آدمیوں نے قوس قزح کے رنگوں کی وردیاں پہن رکھی تھیں - وہ محل کے سامنے دس منٹ تک ٹھہرے رہے - دیگر ہندوستانی مہمان مختلف درباری پوشاکوں میں ملبوس تھے - چند ایک کی پگڑیاں جواہرات سے جڑی ہوئی تھیں - افسروں کی وردیاں خاص طور پر شاندار تھیں -

جلوس کی ترتیب

جلوس میں شاہی سواروں کا دستہ خاص طور پر اپنی امتیازی شان سے جا رہا تھا - لوگوں نے اُسے زور سے چیئرز دیئے - اس فوجی دستہ میں سب سے آگے کینیڈا کے سوار تھے - اس کے بعد ہندوستانی نیزہ باز سوار - اس کے بعد جنوبی افریقہ کے اور پھر آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے سوار تھے - ان سب کے پیچھے رائل الیکٹر کنسٹیبلری تھی - پہلا جلوس صبح ۸ بج کر ۴۰ منٹ پر بکنگھم محل سے روانہ ہوا - ایبے تک تمام راستے کے دونوں طرف فائر انجن کھڑے کئے گئے تھے - تاکہ آگ لگنے کی صورت میں اس کو فوراً بجھانے کا انتظام ہو سکے - ۹ بجکر ۱۵ منٹ پر مسٹر بالڈون وزیر اعظم حکومت برطانیہ کی گاڑی بکنگھم محل سے چلی - مسٹر بالڈون کے پیچھے سلطنت برطانیہ کے مختلف ممالک کے وزراء اعظم کی گاڑیاں تھیں - گیارہ وزراء اعظم میں ہندوستان اور برما کے نمائندے آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کے - سی - ایس - آئی - اور ڈاکٹر بابلا بھی تھے - جن کے ساتھی پگڑیاں باندھے ان کے ساتھ جا رہے تھے ؛

شاہی جلوس

۹ بجکر ۵۰ منٹ پر شاہی جلوس بکنگھم محل سے روانہ ہوا - سب سے آگے پرنسس رائل کی گاڑی تھی - دو شیشے کی گاڑیاں دیکھ کر لوگوں میں دلچسپی پیدا ہو گئی - شہزادی الزبتھ ذرا آگے کو جھکی ہوئی تھی - اور اس کا چہرہ کسی قدر زرد معلوم ہوتا تھا - مگر شہزادی مارگرٹ روز کے چہرے پر ایک خاص چمک تھی - دونوں نے سفید ہیٹس پہن رکھی تھیں - پرنسس رائل - ڈچز آف گلاسٹر - اور ڈچز آف کینٹ بھی سفید پوشاک میں ملبوس تھیں ؛

شاہی خاندان

جس وقت دس بج کر ۳۲ منٹ پر ملکہ میری ویسٹ منسٹر ایبے میں داخل ہوئیں تو مجمع نے نہایت زور سے چیئرز دیئے - دس بج کر ۴۳ منٹ پر شاہی گاڑی بکنگھم محل میں داخل ہوئی - اور بادشاہ اور ملکہ اس میں سوار ہوئے - دس بجکر ۴۶ منٹ پر جب گاڑی محل سے نکلی تو لوگوں نے پر زور چیئرز دیئے - جس وقت دس بجکر ۱۵ منٹ پر شاہی خاندان کے افراد ایبے میں داخل ہوئے - تو ایبے میں جمع شدہ تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے پرنسس رائل (بادشاہ کی بہن) کے دائیں طرف پرنس الزبتھ (ولی عہد سلطنت) اور بائیں طرف شہزادی مارگرٹ روز (بادشاہ کی دوسری صاحبزادی) تھیں - یہ تینوں ڈچز آف گلاسٹر اور ڈچز آف کنٹ کے ساتھ شاہی بکس میں اپنی اپنی نشستوں پر جا کر بیٹھ گئیں - دس بجکر ۳۵ منٹ پر ملکہ ناروے اور ملکہ میری داخل ہوئیں لوگوں نے ان کا پر جوش خیر مقدم کیا شاہی بکس میں ڈچز آف گلاسٹر نے ان کا خیر مقدم کیا - دونوں اس بکس کے آگے کی نشستوں پر بیٹھ گئیں - پرنس الزبتھ نے اپنے نزدیک بیٹھی ہوئی پھوپھی سے چند سوالات دریافت کئے - ملکہ میری کارونیشن کا پروگرام دیکھ رہی تھیں - شہزادی الزبتھ نے بھی ان کی نقل کرتے ہوئے پروگرام دیکھنا شروع کیا ؛

بادشاہ اور ملکہ کا جلوس

جونہی بادشاہ اور ملکہ محل سے روانہ ہوئے بجلی کی گھنٹی بجنی شروع ہو گئی - لائف گارڈز کے افسروں نے اپنے اپنے ڈنڈے سروں سے اوپر اٹھا لئے - اور شاہی محل کے محافظ سواروں کا دستہ بھی حرکت میں آ گیا - بادشاہ کے چار ہندوستانی اردلی بھی ہمرکاب تھے - بادشاہ نے زرق برق لباس پہنا ہوا تھا اور وہ نہایت سنجیدہ اور مسرور نظر آتے تھے - ملکہ ننگے سر تھیں - جب لوگ ان کو جھک کر سلام کرتے تھے - تو وہ مسکرا دیتی تھیں بادشاہ اور ملکہ دس بجکر ۵۹ منٹ پر ایبے میں پہونچے - اور پورے گیارہ بجے اندر داخل ہوئے -

تاجپوشی کی رسم

جس وقت بادشاہ اور ملکہ ایبے میں داخل ہوئے تو چرچ کی گھنٹیاں زور شور سے بجنے لگیں - گیارہ بجکر ۱۵ منٹ پر تاجپوشی کا لباس زیب تن کر کے وہ کارونیشن تھیٹر کی طرف روانہ ہوئے - سب سے آگے چار نائٹ آف گارٹر تھے - پھر کچھ افسر اور ان کے بعد وزرائے اعظم کا وفد جن کی سرکردگی مسٹر بالڈون کر رہے تھے - بادشاہ اور ملکہ شاہی شان سے جا رہے تھے - اور ایبے میں بیٹھے ہوئے لوگ جھک جھک کر انکو سلامی دے رہے تھے - جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے - وہ گردنیں اونچی کر کے بادشاہ اور ملکہ کو دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے آخر ممبر کے نزدیک پہونچکر بادشاہ نے حلف لیا اور اگرچہ ان کی آواز مدہم تھی - لیکن تھی صاف پورے بارہ بجکر ۳۱ منٹ پر بادشاہ اور ملکہ کے سر پر تاج رکھے گئے - اس کے بعد تاجپوشی کا گیت گایا گیا - اور ہائیڈ پارک اور ٹاور آف لنڈن سے بیک وقت توپوں کی سلامی ہوئی -

ملک معظم کی تقریر

۱۱ مئی - قصر بکنگھم میں کینیڈا - آسٹریلیا - نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ کے وزرا اعظموں اور ہندوستان و نو آبادیات کے نمائندوں نے ملک معظم کی خدمت میں جو سپاسنامے پیش کئے - ان کے جواب میں آپ نے فرمایا :-

جن محبت آمیز الفاظ میں آپ نے میری رعایا کی جو دنیا کے مختلف مقاموں میں آباد ہے وفاداری کا اظہار کیا ہے - میں انہیں ہمیشہ یاد رکھوں گا - صرف دو سال کا عرصہ ہوا - اسی قسم کے ایک اجتماع کے موقعہ پر میرے پیارے باپ نے وزیر اعظموں اور سلطنت کے مختلف مقامات اور ہندوستان کے نمائندوں کا خیر مقدم کیا تھا - وہ ان کی سلور جوبلی کا موقعہ تھا - میرے والد بزرگوار نے پر جوش الفاظ میں آپکو خوش آمدید کہی تھی - آج میں ایک نئی زندگی کے دروازہ پر کھڑا ہوں - اچانک اور غیر متوقع طور پر جو ذمہ واریاں مجھ پر عائد ہو گئی ہیں - وہ بہت سخت ہیں - لیکن یہ معلوم کر کے میرا حوصلہ بڑھ جاتا ہے - کہ میں آپ کی کبھی نہ ختم ہونے والی امداد اور محبت کا سہارا ڈھونڈ سکتا ہوں - اپنی طرف سے میں اپنی عظیم الشان سلطنت کی فلاح و بہبود کو جاری رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھوں گا جسے والد نے شروع کیا تھا بلکہ اور میں سند ربار کی زندگی سے بے خبر نہیں ہیں - جو چند ماہ ہم نے مختلف مقبوضات کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبرستان کے مقدمہ میں انیس ۱۹ احمدیوں کے متعلق مجسٹریٹ صاحب علاقہ کا مفصّل فیصلہ

پولیس نے جون ۱۹۳۶ء میں قادیان کے انیس معزز احمدیوں کے خلاف زیر دفعہ ۳۲۶/۱۴۸ جو مقدمہ مجسٹریٹ صاحب علاقہ کی عدالت میں دائر کیا تھا۔ اور جس کا فیصلہ ۲۰ اپریل کو سُنا دیا گیا۔ ذیل میں اس فیصلہ کا ترجمہ دیا جاتا ہے:۔

احمدیت (جو اسلام کی ایک اصلاحی تحریک ہے۔ اور جس کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی نے گزشتہ صدی کے آخر میں ڈالی) کے ابتدائی نشوونما سے بہت عرصہ پہلے قادیان میں ایک قبرستان تھا۔ جہاں اس قصبہ کے مسلمان مالک و غیر مالک دفن ہوتے تھے۔ مرزا غلام احمد نے جن کا دعوٰے تھا۔ کہ وُہ محمد رسول اللہ کے بعد مسیح موعود یا مہدی ہیں۔ ایک شدید مذہبی کشمکش کے زمانہ میں زندگی بسر کی اور اسی زمانہ میں وفات پا گئے۔ قادیان میں ان کے پیروؤں نے جن کی تعداد رفتارِ زمانہ کے ساتھ ساتھ بڑھتی گئی۔ اپنے دو علیحدہ قبرستان بنا لئے۔ قصبہ کے غیر احمدی مسلمانوں نے جو چند سالوں سے احرار کی شکل میں منظم ہو گئے ہیں اس طرف توجہ کی۔ اور یہ سمجھتے ہُوئے کہ احمدیوں نے اپنے علیحدہ قبرستان بنا کر اپنے آپ کو علیحدہ کر لیا ہے۔ انہوں نے قادیان کے اس پُرانے قبرستان کو اپنی مخصوص ملکیت خیال کیا۔ آج سے ایک یا دو سال پہلے بعض احرار نے جب اپنے اس خیال کا اظہار کیا کہ احمدیوں کو ان کے اپنے قبرستانوں کے علاوہ کسی اور قبرستان میں اپنے مُردے دفن کرنے کا کوئی حق نہیں۔ تو اس بات نے احمدیوں کو اس امر پر آمادہ کیا۔ کہ پُرانے قبرستان میں اپنے مُردے دفن کرنے کے حق کو برقرار رکھیں:۔

استغاثہ کی کہانی

۱۵۔ جون ۱۹۳۶ء کو قادیان کے ایک احمدی کمہار منگو نامی کی لڑکی فوت ہو گئی۔ احمدیوں نے فیصلہ کیا کہ اسے پُرانے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ ۱۶۔ جون ۱۹۳۶ء کو بوقت قریباً ۶ بجے صبح احمدی۔ جن کی تعداد استغاثہ کی کہانی کی رُو سے ۲۔ اور ۳ ہزار کے درمیان تھی۔ اور صفائی کی رُو سے دو اور تین سو کے درمیان منگو کی لڑکی کی نعش کو پُرانے قبرستان میں لے گئے۔ بعض احمدی لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ غیر معمولی اور بہت بڑا مجمع اس غرض سے نعش کے ساتھ گیا تھا۔ کہ اپنے حق تدفین کو جس کی احراری مخالفت کر رہے تھے۔ محفوظ اور برقرار رکھا جائے۔ اور اگر ضرورت پڑے۔ تو بزور منوایا جائے۔ اس کے برعکس عبدالحق (گواہ استغاثہ ۳) محمد اسحٰق (گواہ استغاثہ ۲) محمد دین (گواہ استغاثہ ۴) اور عبداللہ نامی چار احراری بھی احمدیوں کے ارادہ کی اطلاع پا کر قبرستان میں پہونچ گئے۔ تاکہ احمدیوں کو ان کے ارادہ کی تکمیل سے باز رکھیں۔ احمدیوں نے ان کی اس درخواست کی طرف کہ نعش کو وہاں دفن نہ کیا جائے کوئی توجہ نہ کی۔ اور بہت سے احمدیوں نے مذکورہ بالا چار اشخاص پر حملہ کر دیا۔ جس میں عبدالحق۔ محمد اسحٰق اور محمد دین۔ (گواہان استغاثہ) کو کچھ چوٹیں لگیں:۔

احمدیوں کے مجمع کے ساتھ ہی ایک کانسٹیبل کی جو قبرستان میں ڈیوٹی پر متعین تھا۔ اس اطلاع پر کہ فساد کا خطرہ ہے۔ قادیان کی چوکی پولیس نے چند سپاہیوں کی ایک جمعیت محمد خان ہیڈ کانسٹیبل (گواہ استغاثہ ۵) کی زیر قیادت قبرستان میں بھیج دی۔ لیکن اس نے اس بہت بڑے مجمع کے مقابلہ میں اپنے آپ کو اس حملہ کے روکنے کے لئے بے بس پایا۔ وزیر چند اے۔ ایس۔ آئی پولیس چوکی قادیان (گواہ استغاثہ ۱۸) ۷ بجے صبح حملہ کے فوراً بعد موقعہ پر پہونچ گیا۔ اور اس نے عبدالحق اور اس کے ساتھیوں کو زخمی پایا۔ عبدالحق زمین پر پڑا تھا اس کے بعد احمدیوں نے قبر کو مکمل کر لیا۔ اور نعش کو دفن کر کے تمام کے تمام قبرستان سے واپس چلے گئے۔

چالان

وزیر چند نے عبدالحق کا بیان (داگز بٹ پی اے) قلمبند کیا۔ جس پر یہ مقدمہ رجسٹر کیا گیا۔ راجہ عمر دراز سب انسپکٹر بھی ساڑھے نو بجے کے قریب قبرستان میں پہونچ گیا۔ اور تحقیقات کے بعد پولیس نے انیس ۱۹ ملزمین (۱) عبدالرحمٰن جٹ۔ (۲) عبدالرحمٰن نمبردار۔ (جسے عبدالرحمٰن کشمیری بھی کہتے ہیں) (۳) محمد تقی (۴) گیانی محمد دین۔ (۵) ولی محمد (۶) خیر دین۔ (۷) منگو (۸) محمد بوٹا۔ (۹) ابراہیم (۱۰) ظہور احمد (۱۱) عبداللطیف۔ (۱۲) حاکم علی (۱۳) فخر الدین ملتانی (۱۴) غلام محمد (۱۵) محمد اسمٰعیل۔ (۱۶) محمد حیات (۱۷) عبدالعزیز (۱۸) رحمت اللہ شاکر اور (۱۹) عبدالعظیم کا چالان کر دیا۔ اور ملزمین کے خلاف زیر دفعہ ۳۲۶/۱۴۹ تعزیرات ہند اس الزام میں کہ انہوں نے فساد برپا کیا۔ جس میں عبدالحق کو تیز دھار آلہ سے مجروح کیا۔ مقدمہ چلایا گیا:۔

الزام سے انکار

تمام ملزمین نے صحتِ الزام سے انکار کیا ہے۔ عبدالرحمٰن جٹ۔ ولی محمد۔ خیر دین۔ غلام محمد۔ منگو محمد بوٹا۔ محمد اسمٰعیل۔ محمد حیات اور ظہور احمد ملزمین نے اعتراف کیا ہے۔ کہ وُہ نعش کے ساتھ قبرستان گئے اور کہ وُہ واقعہ بینیہ کے وقت وہاں موجود تھے۔ لیکن انہوں نے اس امر سے انکار کیا ہے۔ کہ انہوں نے عبدالحق اور اس کے ساتھیوں کو پیٹنے میں حصہ لیا۔

عبدالرحمٰن نمبردار۔ محمد تقی۔ عبدالعظیم۔ عبدالعزیز۔ محمد ابراہیم عبداللطیف۔ اور گیانی محمد دین۔ نے قبرستان میں اپنی موجودگی کا اقرار تو کیا ہے۔ لیکن ان کا بیان ہے۔ کہ وُہ وہاں اس وقت پہونچے۔ جبکہ عبدالحق کو پیٹا جا چکا تھا:۔

حاکم علی۔ فخر الدین ملتانی۔ اور رحمت اللہ شاکر ملزمین نے بیان کیا کہ ۱۶۔ جون ۱۹۳۶ء کو وُہ بالکل قبرستان میں نہیں گئے۔

بعض ملزمین نے واقعہ کے متعلق ایک تحریری بیان بھی پیش کیا ہے۔ جس میں انہوں نے ظاہر کیا ہے۔ کہ جب ولی محمد ملزم قبر کھود رہا تھا۔ تو عبدالحق نے اس غرض سے کہ اسے قبر کھودنے سے روکا جائے۔ اس سے کدال چھیننے کی کوشش کی۔ اس کے نتیجہ میں ہاتھا پائی ہوئی۔ اس میں عبدالحق گر گیا۔ اس کے بعد جب عبدالحق قبر کی کھدائی کو روکنے میں مصر رہا۔ تو سکول کے چار پانچ لڑکوں نے جو وہاں موجود تھے۔ اسے چند ایک ضربیں لگائیں۔ مزید بیان کیا گیا ہے۔ کہ عبدالرحمٰن جٹ اور ظہور احمد نے حملہ آوروں کو انگیخت کرنے کی بجائے عبدالحق وغیرہ کو اپنے بازو پھیلا کر اور حملہ آوروں کو منع کر کے ان کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر کا بیان

ڈاکٹر محمد عبدالسمیع۔ گواہ استغاثہ عـ۱) نے ۱۶ر جون ۱۹۳۶ء کو ساڑھے پانچ بجے شام عبدالحق کا معاینہ کیا۔ اس کے جسم پر ۱۴ ضربات تھیں۔ جن میں سے ایک بائیں بازو کی کہنی پر ½ × ½ لمبی تھی۔ اور ½ انچ گہری اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہڈی بھی کاٹی گئی۔ یہ ضرب شدید تھی۔ اور باقی معمولی جو کند آلوں سے لگائی گئیں۔ ضرب شدید کسی تیز دھار آلہ سے لگائی گئی تھی۔ اور وہ کدال کے سرے سے لگائی جاسکتی ہے۔ ڈاکٹر مذکور نے اسی وقت محمد اسحٰق کا بھی معائنہ کیا اور اس کے جسم پر چار ضربات پائیں جو معمولی تھیں۔ اور کند آلات سے لگائی گئی تھیں۔ ڈاکٹر نے اسی وقت محمد الدین کا بھی معائنہ کیا۔ اس کے جسم پر ڈیڑھ انچ لمبی ایک خراش تھی جو معمولی تھی۔ اور کند آلہ سے لگائی گئی تھی۔

ڈاکٹر کا خیال ہے کہ عبدالحق کی ضرب عـ۱ تا عـ۱۰ اور عـ۱۳ اور محمد اسحٰق کی ضرب عـ۱ اور عـ۳ لاٹھیوں سے لگائی گئی تھیں۔ یہاں اس بات کا ذکر کر دینا بھی مناسب ہوگا۔ کہ صفائی کی درخواست پر ۹ر نومبر ۱۹۳۶ء کو سول ہسپتال امرتسر میں کیپٹن نواب دین (گواہ صفائی عـ۸) نے عبدالحق کا ایکس رے معائنہ کیا۔ اور معلوم کیا کہ کہنی کی ہڈی نہیں ٹوٹی۔ لیکن ڈاکٹر مذکور اور کرنل پی۔ اے۔ ڈریگن نے (جس نے کہ S/Kiagram کے متعلق اپنی رائے دی ہے) اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ کہ اگر شخص مذکور کا وہ زخم جو ڈاکٹر عبدالسمیع کی رپورٹ میں عـ۱۴ کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ ۱۶ر جون ۱۹۳۶ء کو لگایا گیا ہو۔ تو پانچ ماہ بعد یعنی ۹ نومبر ۱۹۳۶ء کو ایکسرے کے معائنہ میں ہڈی کا گھاؤ دکھائی نہیں دے گا۔ نہ کسی Callous farmation کی توقع کی جائے گی۔ اور اگر یہ فارمیشن بن بھی جائے۔ تو اس قسم کے زخم میں اتنے عرصہ تک جبکہ ایکس رے معائنہ ہوا ہے۔ وہ فارمیشن معدوم ہو جائے گی۔ اور سکایاگرام میں کوئی نشان ظاہر نہ ہوگا۔ اس لحاظ سے یہ بالکل واضح ہے۔ کہ عبدالحق کا زخم عـ۱۴ شدید قسم کا تھا۔ اور کند آلہ سے لگایا گیا تھا اور چونکہ ضرب ہلکی تھی۔ اس لئے ہڈی کے لئے یہ زخم خطرناک نہ تھا۔

ڈاکٹری شہادت سے عبدالحق۔ محمد اسحاق اور محمد دین کی ضربوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ اور ۱۶ر جون ۱۹۳۶ء کو قبرستان میں ضربوں کے لگائے جانے کا صفائی نے بھی انکار نہیں کیا

پہلا فیصلہ طلب امر

اس لئے سب سے پہلا فیصلہ طلب امر یہ ہے۔ کہ آیا عبدالحق کی ضرب عـ۱۴ کدال کی ضرب کا نتیجہ تھی۔ جو استغاثہ کی رو سے ولی محمد ملزم نے لگائی۔ یا صفائی کے بیان کے مطابق ہاتھا پائی کے دوران میں اچانک لگی۔ اور آیا عبدالحق اور اس کے ساتھیوں کی باقی ماندہ ضربیں ان ملزمین نے لگائیں جو عدالت میں اس وقت موجود ہیں۔ یا ان چار پانچ طالب علموں نے لگائیں جن کا صفائی کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے۔

استغاثہ کے گواہوں کی شہادتیں

استغاثہ نے واقعہ کے متعلق عبدالحق (گواہ عـ۲) محمد اسحاق (گواہ عـ۳) محمد دین (گواہ عـ۴) مفرد بین۔ نذر حسین کنسٹیبل (گواہ عـ۵) لال بیگ کنسٹیبل (گواہ عـ۶)۔ محمد خان ہیڈ کنسٹیبل (گواہ عـ۷) نواب دین کنسٹیبل (گواہ عـ۹) عصمت علی کنسٹیبل (گواہ عـ۱۰) قدرت اللہ کنسٹیبل (گواہ عـ۱۱) تل سنگھ کنسٹیبل (گواہ عـ۱۲)۔ محمد رشید کنسٹیبل (گواہ عـ۱۴) دین محمد کنسٹیبل (گواہ عـ۱۵) حسن محمد کنسٹیبل (گواہ عـ۱۶) اور مبارک علی پٹواری (گواہ عـ۱۳) کی شہادتیں پیش کی ہیں۔

ان کی شہادتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ عبدالحق اور اس کے تین ساتھی احمدیوں سے احتجاج کر رہے تھے کہ وہ نعش کو قبرستان میں دفن نہ کریں کیونکہ انکے اپنے الگ قبرستان موجود ہیں۔ اور جب وہ یہ احتجاج کر رہے تھے۔ تو عبدالرحمٰن جٹ نے ان پر ایک عام حملہ کے لئے اشارہ کیا۔ جس کے دوران میں ملزمین نے جن پر مقدمہ چلایا گیا ہے عبدالحق وغیرہ کو مارا۔ محمد حیات۔ عبدالعزیز۔ عبدالعظیم اور اسمٰعیل کے سوا باقی تمام ملزمین کے نام اس ابتدائی رپورٹ (اگز بٹ۔ پی۔ اے) میں درج ہیں۔ جو لالہ وزیر چند اے۔ ایس۔ آئی۔ نے واقعہ کے فوراً بعد عبدالحق کے بیان کی بنا پر تیار کی۔ عبدالحق۔ محمد اسحاق اور محمد الدین گواہان استغاثہ ان پندرہ ملزمین کو جانتے تھے۔ پولیس کنسٹیبل بھی ان ملزموں میں سے بیشتر کو پہلے سے جانتے تھے۔ باقیوں کو انہوں نے ان شناخت پریڈوں میں شناخت کیا۔ جو ملک عطا محمد مجسٹریٹ فرسٹ کلاس گواہ استغاثہ عـ۵ نے ۱۷-۱۸-۲۱ اور ۲۲ جون ۱۹۳۶ء کو قادیان میں کرائیں۔ میں ان مخصوص ملزموں کے متعلق جو مخصوص گواہوں نے شناخت کئے بعد میں بحث کرونگا۔ جبکہ ہر ملزم پر علیحدہ علیحدہ نظر ڈالی جائے گی۔ سردست یہ بیان کر دینا کافی ہوگا۔ کہ موجودہ ملزمین کے خلاف الزام کی تصدیق گواہان پولیس اور مبارک علی پٹواری کی شہادتوں سے ہوتی ہے۔ اور مقدمہ صرف مضروب احراریوں کی یکطرفہ شہادتوں پر مبنی نہیں ہے۔

پولیس کے خلاف الزام

ڈیفنس کی طرف سے پولیس کیخلاف یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ گورداسپور کی پولیس بالعموم اور قادیان کی پولیس بالخصوص جماعت احمدیہ سے عداوت رکھتی تھی جس کا باعث وہ تقریریں تھیں۔ جو اس کے خلاف بعض ملزمین مثلاً رحمت اللہ شاکر اور ظہور احمد نے وقتاً فوقتاً کیں۔ ڈیفنس نے اس ضمن میں بہت سی شہادتیں پیش کرنے کی بھی خواہش ظاہر کی۔ لیکن یہاں یہ امر مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ کہ ضلع کے محکمہ پولیس یا قادیان کی چوکی پولیس کے سٹاف پر مقدمہ دائر نہیں۔ اس مقدمہ کے مقاصد کے لئے وہی تقریریں متعلقہ سمجھی جاسکتی ہیں جو ملزمین نے پولیس میں سے کسی گواہ کے خلاف یا کسی گواہ کے قریبی رشتہ دار کے خلاف کی ہوں۔ لیکن ڈیفنس کی طرف سے کسی ایسی تقریر کو جو گواہان پولیس یا ان گواہوں کے کسی قریبی رشتہ دار کے خلاف کی گئی ہو ثابت نہیں کیا گیا۔ کسی ملزم یا احمدیہ جماعت کے کسی اور فرد کی طرف سے پولیس کے کسی خاص اقدام یا اس کی عام پالیسی پر نکتہ چینی موجودہ معاملہ میں ہرگز امر متعلقہ نہیں سمجھی جاسکتی۔ کیونکہ یہ مقدمہ احمدیہ جماعت اور محکمہ پولیس کے مابین نہیں ہے۔ بلکہ یہ مقدمہ بعض ان افراد کے خلاف ہے۔ جن پر الزام لگایا گیا ہے۔ کہ وہ ایک خاص دن ایک خاص فعل کے مرتکب ہوئے۔

بنابریں میں اس امر سے اتفاق نہیں کرسکتا۔ کہ ملازمین پولیس کی شہادت کو محض اس بنا پر مسترد کر دیا جائے کہ وہ قادیان کی پولیس فورس سے تعلق رکھتی ہے اور کہ بعض ملزمین نے اپنی بعض تقریروں یا تحریروں میں قادیان یا ضلع کی پولیس کے نظم و نسق پر نکتہ چینی کی

خوشخبری
خوشخبری
بجلی کی عینک
جرمن سائنس کی نئی ایجاد ہے۔ نہ لیمپ کی ضرورت نہ کسی لالٹین کی ضرورت رات کو ضرورت کے وقت عینک لگا لیں۔ اور آنکھوں پر لگا کر جو کام کرنا چاہیں کریں۔ کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔ بچہ بوڑھا۔ مرد عورت سب استعمال کر سکتے ہیں۔ غلط ثابت ہو۔ تو قیمت واپس۔ سوائے ہمارے دوسری جگہ نہ ملے گی۔ قیمت رعائتی صرف عـ۸ر محصولڈاک ۵ر علاوہ۔ ملنے کا پتہ:۔
منیجر دی جرمن ناولٹی سٹور کراچی شہر

223
Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ تفتیش میں پہلے دن ہی ضلع کے اعلیٰ پولیس افسران جن میں سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر بسیٹ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی شامل ہیں۔ شریک رہے۔ ملک عطا محمد مجسٹریٹ درجہ اول نے جو شناخت پریڈیں کرائیں۔ وہ بھی بالکل باقاعدہ اور ضوابط کے مطابق تھیں۔ مشتبہ اشخاص کو بہت سے دوسرے لوگوں کے ساتھ شامل کر دیا جاتا تھا۔ اور جماعت احمدیہ کے ایک معزز رکن خاں صاحب فرزند علی ناظر امور عامہ بھی ان پریڈوں میں موجود تھے۔ میرے پاس یہ باور کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ قادیان کی تمام پولیس فورس ضلع کے اعلیٰ افسران سمیت تین احراریوں کے ساتھ اس سازش میں شریک تھی۔ کہ اصل حملہ آوروں کو اگر وہ موجودہ ملزمین کے سوا کوئی اور تھے۔ چھپایا جائے۔

بیان کیا گیا ہے کہ پولیس نے جماعت احمدیہ کے ذمہ دار اور معزز لوگوں کو مقدمہ میں ماخوذ کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ بعض ملزمین قادیان کے مختلف احمدی اداروں میں مختلف عہدوں پر مامور ہیں۔

جیسا کہ میں قبل ازیں بیان کر چکا ہوں ملزمین میں سے بشیر نے جنہیں معزز لوگوں میں شمار کیا گیا ہے۔ قبرستان میں اپنی موجودگی کا اقرار کیا ہے۔ اور دوسرے یہ کہکر کہ وہ واردات کے فوراً بعد وہاں پہنچ گئے تھے۔ گویا اس اقرار کے قریب قریب آگئے ہیں۔ میں یہ یقین کرنے سے قاصر ہوں کہ گواہان پولیس نے انہیں محض اس بنا پر ماخوذ کرانے کی کوشش کی۔ کہ وہ وہاں موجود تھے۔

حملہ کے متعلق ڈیفنس کا بیان

اب میں حملہ کے متعلق ڈیفنس کے بیان کو لیتا ہوں۔

ڈیفنس نے عبدالحق کے مبینہ حملہ آوروں کے طور پر عمر خطاب گواہ صفائی ۵۴ عبدالصمد گواہ صفائی ۵۵ عطاء الرحمٰن گواہ صفائی ۶۲ اور عبداللہ گواہ صفائی ۶۳ کی شہادتیں پیش کیں۔ ان میں سے پہلے دو طالب علم ہیں۔ دوسرے دونوں دوکاندار ہیں پہلے تینوں احمدی ہیں۔ لیکن چوتھے نے بیان کیا ہے۔ کہ وہ پانچ چھ ماہ عرصہ قبل تک احمدی تھا۔ اس نے اس بات کو ظاہر نہیں کیا۔ کہ اسے کیوں جماعت سے خارج کیا گیا۔ اس نے اعتراف کیا ہے۔ کہ وہ اب بھی اپنے آپ کو احمدی سمجھتا ہے۔ اور اس بات کا خواہاں ہے۔ کہ اس سے اخراج کے متعلق حکم کو منسوخ کر دیا جائے۔

ڈیفنس نے لال خاں گواہ صفائی ۵۰ محمد اسحق گواہ صفائی ۵۱ محمد امین گواہ صفائی ۵۲۔ سید اسلام گواہ صفائی ۵۳ ارجمند خاں گواہ صفائی ۶۶ غلام محمد گواہ صفائی ۶۷ عبداللہ گواہ صفائی ۶۹ شریف احمد گواہ صفائی ۷۰ محمد افضل بیگ گواہ صفائی ۷۱ مہردین گواہ صفائی ۷۷ غلام رسول گواہ صفائی ۵۶ دل محمد گواہ صفائی ۵۷ شاہ محمد گواہ صفائی ۵۸ اور محمد عبداللہ گواہ صفائی ۶۰ کی شہادتیں عینی گواہان کے طور پر پیش کی ہیں۔ وہ قریباً تمام احمدی ہیں۔ میں نے ان کی شہادت کی قیمت کو نہایت غور سے جانچا ہے انہوں نے کہا ہے۔ کہ عبدالحق کو عمر خطاب وغیرہ مذکوران نے اس وقت پیٹا جبکہ عبدالحق ولی محمد ملزم سے کدال چھیننے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن ان میں کوئی آدمی بھی پولیس کے روبرو بیان دینے کے لئے حاضر نہیں ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ ڈیفنس نے اس کہانی کو پہلی دفعہ ان بیانات میں ظاہر کیا۔ جو ملزمین نے مقدمہ کے دوران میں ۵ راکتوبر ۱۹۳۶ء کو یعنی واقعہ سے چار ماہ بعد دئے۔

دو مبینہ حملہ آور یعنی گواہ صفائی ۵۴ اور گواہ صفائی ۵۵ ان شناخت پریڈوں میں بھی شامل ہوئے۔ جو مجسٹریٹ نے قادیان میں ۱۷ تا ۲۲ جون کو کرائیں۔ لیکن انہوں نے مجسٹریٹ سے اس امر کا اظہار نہیں کیا۔ کہ عبدالحق کے حملہ آور وہ ہیں۔

خانصاحب فرزند علی ناظر امور عامہ گواہ صفائی ۸۵ کی شہادت بھی ہوئی ان کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے ۱۶ رجون ۱۹۳۶ء کو دو بجے بعد دوپہر قادیان میں مسٹر بسیٹ سے ملاقات کی۔ اور انہیں اس واقعہ کی اطلاع دی۔ واقعہ کے متعلق جو اطلاع دی گئی۔ وہ ہمیں مسٹر بسیٹ کی شہادت سے ملتی ہے۔ مسٹر بسیٹ نے بیان کیا ہے۔ کہ خانصاحب فرزند علی نے ان سے صرف یہ کہا تھا کہ ابتدائی رپورٹ میں جن اشخاص کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ صحیح نہیں۔ خانصاحب فرزند علی نے مسٹر بسیٹ کے سامنے واقعہ کا کوئی علیحدہ بیان یا ابتدائی رپورٹ میں مذکورا اشخاص کے سوا حملہ آوروں کے کوئی نام پیش نہیں کئے۔ اور نہ انہوں نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کے روبرو عبدالحق کے مبینہ حملہ آوروں کو پیش کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ خانصاحب فرزند علی نے اپنی شہادت میں اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ انہوں نے ۱۶ رجون ۱۹۳۶ء مسٹر بسیٹ کو یہی کہا تھا۔ کہ عبدالرحمن جٹ اور ظہور احمد ملزمین نے حملہ میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ لیکن یہ خانصاحب کا محض اپنا خیال تھا۔ کیونکہ وہ عینی گواہ نہیں تھے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ بیان کہ عبدالحق کو تین چار طالب علموں اور دوکانداروں یعنی عمر خطاب وغیرہ نے پیٹا۔ جلد سے جلد پولیس کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ یا نہیں۔ ہمیں شہادت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۶ رجون ۱۹۳۶ء کو ایسا نہیں کیا گیا۔ درآنحالیکہ خانصاحب فرزند علی یہ جانتے تھے۔ کہ عبدالرحمن جٹ اور ظہور احمد ملزمین بے قصور ہیں۔ اور گو نہایت آسانی کے ساتھ یہ فرض کیا جا سکتا ہے۔ کہ ان دو ملزمین نے خانصاحب کو جو صدر انجمن احمدیہ کے ایک ذمہ دار عہدہ پر مامور ہیں۔ اصل حقیقت سے جو ڈیفنس نے اب پیش کی ہے مطلع کر دیا تھا علاوہ ازیں عمر خطاب گواہ صفائی ۵۴ کا بیان ہے۔ کہ اس نے تمام واقعہ کو خانصاحب فرزند علی کے روبرو وقوعہ کے دو تین دن بعد یعنی ۱۷ تا ۱۸ جون کو بیان کر دیا تھا۔ اور انہیں حملہ آوروں کے نام بتائے تھے۔ اس نے مزید بیان کیا ہے کہ خانصاحب فرزند علی نے اسے یہ نہیں کہا۔ کہ مجسٹریٹ ملک عطا محمد کے پاس جنہوں نے شناخت پریڈ کرائی اصل حملہ آوروں کے نام ظاہر کئے جائیں۔ اور نہ خانصاحب فرزند علی نے خود مجسٹریٹ یا پولیس کے کسی ذمہ دار افسر کو یہ اطلاع بہم پہنچائی خانصاحب فرزند علی کو مسلمہ طور پر ڈیفنس کی کہانی کی رو سے ۱۹ رجون ۱۹۳۶ء کو حملہ آوروں کے نام معلوم ہو گئے تھے۔ انہوں نے ۱۹ رجون کو پھر مسٹر بسیٹ سے ملاقات کی لیکن اس وقت بھی ان کے نام ظاہر نہیں کئے۔ اور نہ مبینہ حملہ آوروں کو ان کے روبرو پیش کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ لہٰذا یہ بات واضح ہے کہ ڈیفنس کی کہانی بعد میں گھڑی گئی۔ اگر یہ کہانی صحیح ہوتی۔ تو ملزمین یا ان کے ذمہ دار لیڈر مثلاً خاں صاحب فرزند علی اولین فرصت میں اسے تفتیش کنندہ سٹاف یا سپرنٹنڈنٹ پولیس یا شناخت پریڈ منعقد کرنے والے مجسٹریٹ کے نوٹس میں لاتے۔

اس ضمن میں جو شہادت صفائی پیش کی گئی ہے۔ گو وہ بہت سے گواہوں پر مشتمل ہے۔ اور گو احمدیوں کے لئے ان کی تمام تنظیم اور ذرائع کے پیش نظر نہایت آسان تھا۔ کہ گواہوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو پیش کر دیتے۔ لیکن یہ حقیقت پھر بھی موجود ہے۔ کہ یہ کہانی بعد میں بنائی گئی۔ اور واقعہ کے چار ماہ بعد تک وہ کبھی بھی روشنی میں نہیں آئی ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈیفنیس کی اس کہانی کو مسترد کرتے ہوئے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ عبدالحق اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کے متعلق استغاثہ کی کہانی عموماً درست ہے

حق مدافعت پر بحث

اب میں ڈیفنیس کی طرف سے پیش کردہ اسی دلیل کو لیتا ہوں۔ کہ عبدالحق کو خود حفاظتی کے حق کے استعمال میں پیٹا گیا تھا۔ چنانچہ اس بارے میں دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند کی رعایت طلب کی گئی ہے۔ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ احراری چونکہ یہ سمجھتے تھے کہ ان کے قبرستان میں احمدی میت کی تدفین سے ان کے حقوق غصب ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اس غرض سے اس کے خلاف شدید احتجاج کرنے کے لئے آئے تھے۔ کہ ان کی کوتاہی ان کے حقوق کی پامالی کا باعث نہ بن جائے۔ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ ڈیفنیس کا یہ بیان۔ کہ عبدالحق قبر کے قریب نعش کو دفن ہونے سے روکنے کے لئے کھڑا تھا۔ اور اس نے ولی محمد کو قبر کھودنے سے روکنے کے لئے اس کے بازو کو پکڑ لیا تھا۔ درست ہے۔ تو بھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ولی محمد وغیرہ کو اس حد تک حق مدافعت پہنچتا تھا۔ کہ عبدالحق اور اس کے ساتھیوں کو پیٹنے تک نوبت پہنچائی جائے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ عبدالحق اور اس کے ساتھی ڈیفنیس کے بیان کی رو سے کم سے کم تین چار سو آدمیوں اور استغاثہ کی رو سے اس سے بھی بہت زیادہ اشخاص کے مقابلہ میں صرف چار تھے۔ اور غیر مسلح تھے۔ اور یہ ثابت نہیں۔ کہ انہوں نے کسی احمدی کو زخمی کیا ہو۔ خود حفاظتی کا حق تبھی پہنچ سکتا تھا۔ اگر عبدالحق یا اس کا کوئی ساتھی قبر کھودنے والے احمدیوں میں سے کسی پر تشدد کرتا۔ اگر وہ احمدیوں کو قبر کھودنے سے روکنے کے لئے صرف اصرار کر رہے تھے۔ یا اگر قبر کھودنے میں مزاحمت بھی کر رہے تھے۔ تو بھی وہ اس قدر تھوڑے تھے کہ چند ایک احمدی انہیں آسانی کے ساتھ ایک طرف کھینچ کر پرے ہٹا سکتے تھے۔ جہاں تک تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۰۲ کا تعلق ہے۔ انہیں پیٹنے کی کوئی وجہ جواز موجود نہیں۔ بنا بریں میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس معاملہ میں خود حفاظتی کا حق ملزمین کو پناہ نہیں دے سکتا۔

وہ ملزمین جنہیں بری کیا گیا

اب میں فرداً فرداً ملزمین کے معاملہ کو لیتا ہوں ظاہر ہے۔ کہ عبدالعظیم عبدالعزیز۔ محمد حیات۔ اور محمد اسمٰعیل کے نام ابتدائی رپورٹ (اگزبٹ پی۔ اے) میں مذکور نہیں۔ اور استغاثہ نے بھی انہیں مجرم قرار دینے پر زور نہیں دیا۔ اس لئے میں شبہ کی رعایت دیتا ہوا انہیں بری کرتا ہوں

حاکم علی ملزم کی غیر حاضری کے متعلق احمدیوں کے موجودہ خلیفہ کے پرائیویٹ سیکرٹری مفتی محمد صادق (گواہ صفائی نمبر ۲) اور چند ایک اور گواہوں مثلاً ظفر محمد۔ محمد علی۔ اور فرمان علی گواہان صفائی نمبر ۲۶، نمبر ۳، نمبر ۴ کی شہادتیں ہوئی ہیں۔ انہوں نے بیان کیا ہے۔ کہ حاکم علی نے اس دن ۷ بجے صبح گواہ صفائی نمبر ۲ کے ساتھ چائے پی۔ جس کے بعد وہ موضع رام پور میں بعض زمینیں دیکھنے کے لئے گھوڑے پر سوار ہو کر چلا گیا۔ اور وقوعہ کے بعد اس گاؤں سے واپس آتے ہوئے گھوڑے پر سوار قبرستان کے پاس سے گزرا اس بات کی تصدیق۔ کہ واقعہ کے فوراً بعد وہ گھوڑے پر قادیان کی طرف جا رہا تھا وزیر چند اسسٹنٹ سب انسپکٹر گواہ استغاثہ نمبر ۱۶ نے بھی کی ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ جب وہ قبرستان کو جا رہا تھا۔ تو اس نے حاکم علی کو گھوڑے پر آتے دیکھا۔ ملک سرفراز خان آنریری مجسٹریٹ گواہ صفائی نمبر ۱۲ نے حاکم علی کے عمدہ کردار کی شہادت دی ہے۔

رحمت اللہ ٹ گر ملزم کے متعلق عبدالرؤف ڈاکٹر عبدالحکیم۔ جان محمد۔ محمد یعقوب اور تارا گواہان صفائی نمبر ۷، نمبر ۸، نمبر ۹، نمبر ۱۰ و نمبر ۱۱ نے بیان کیا ہے۔ کہ اس کی بیوی بیمار تھی۔ اور وہ اس کے لئے وقوعہ کے وقت یا اس کے قریب دوائی حاصل کرنے میں مصروف تھا۔

فخرالدین ملتانی ملزم کے متعلق موجودہ خلیفہ کے بھائی کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب۔ گواہ صفائی نمبر ۵ عبدالرحمٰن مصری ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول اور مرزا رشید احمد ابن خان بہادر مرزا سلطان احمد نے بیان دیا۔ کہ وقوعہ کے وقت فخرالدین ملتانی اپنی دکان میں بیٹھا تھا۔

گو میں یقین کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ غیر حاضری کا یہ کوئی قطعی ثبوت ہے۔ تاہم میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس شہادت سے ان تین ملزموں کی فساد میں شرکت کے متعلق کچھ شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے میں رحمت اللہ ٹ گر حاکم علی اور فخرالدین ملتانی کو شبہ کی رعایت دیتا ہوا چھوڑتا ہوں۔

غلام محمد ملزم کو صرف ایک گواہ استغاثہ نواب دین کنسٹیبل نے شناخت کیا تھا تفتیش کنندہ پولیس نے بھی چالان پیش کرنے سے پہلے اسے چھوڑ دینے کی درخواست کی تھی۔ گو آخری رپورٹ میں اس درخواست کا اعادہ نہیں کیا گیا میں اسے بھی شبہ کی رعایت دیتا ہوا چھوڑتا ہوں۔

گیارہ ملزمین کے متعلق عدالت کی رائے

باقی ماندہ گیارہ ملزمین میں سے عبدالرحمٰن جٹ۔ ولی محمد۔ خیر دین منگو۔ محمد بوٹا۔ اور ظہور احمد ملزمین اقرار کرتے ہیں۔ کہ وہ جائے واردات پر موجود تھے۔ لیکن عبدالرحمٰن نمبردار محمد تقی ابراہیم۔ عبداللطیف اور گیانی محمد دین ملزمین کا اعتراف ہے کہ واقعہ کے فوراً بعد وہاں پہنچ گئے۔ جہاں تک جائے واردات پر ان ملزمین کی موجودگی کا تعلق ہے۔ اس میں شبہ کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ وہ استغاثہ کی بھاری شہادت سے ثابت ہے۔ ان ملزمین کے متعلق چند ایک گواہوں نے شہادت دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ وہ واقعہ کے جلد بعد وہاں پہنچ گئے تھے لیکن میں اس شہادت پر انحصار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان میں سے کوئی آدمی بھی پولیس کے روبرو پیش نہیں ہوا۔ جہاں اس قدر بھاری مجمع موجود ہو۔ وہاں کسی شخص کے لئے یہ یاد رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ کہ فلاں شخص فلاں وقت قبرستان میں پہنچا تھا۔ لہٰذا ان کے بیانات غیر طبعی معلوم ہوتے ہیں۔ چودھری اسداللہ خان صاحب نے بیان کیا ہے۔ کہ عبدالرحمٰن جٹ نیشنل لیگ کور کا ممبر نہیں ہے۔ جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ وہ وردی میں نہیں تھا۔ یاد رہے۔ کہ گواہان استغاثہ کے بیانات کی رو سے اس نے وردی یعنی خاکی قمیص اور نکر پہنی ہوئی تھی۔ لیکن یہ بات کہ عبدالرحمٰن جٹ کور کا ممبر نہیں ہے۔ اسے خاکی قمیص اور نکر پہننے سے نہیں روک سکتی اور یہ لباس تو گرمیوں میں ہر شخص پہن سکتا ہے۔

سب سے آخر عبدالرزاق فوٹوگرافر گواہ صفائی نمبر ۲۵ کو دو فوٹو ز (اگزبٹ ڈی۔ ایل اور ڈی ایم کے ثبوت کے لئے پیش کیا گیا ہے اس کا بیان ہے۔ کہ یہ فوٹو اس نے وقوعہ کے وقت لئے تھے۔ ان میں سے ایک فوٹو میں عبدالرحمٰن جٹ ملزم کو دکھایا گیا ہے۔ لیکن فوٹو سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کی قمیص کا رنگ کیسا ہے۔ لیکن قمیص نصف آستین والی معلوم ہوتی ہے۔ فوٹو سے یہ معلوم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ قمیص کے نیچے کس قسم کا لباس پہنے ہوئے ہے۔ عبدالرحمٰن جٹ اور ظہور احمد مسلمہ طور پر

224
Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحق کے اس قدر قریب تھے۔ کہ ان کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے اس کی حفاظت کے لئے اس کے سر پر اپنے بازو پھیلا دیئے۔ ان کی طرف سے عبدالحق کے لئے جو مخالف جماعت کا فرد تھا۔ ان جذبات کا اظہار نہ صرف انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ بلکہ وہ ڈیفنس کے اس بیان سے بھی کچھ تطابق نہیں رکھتا کہ عبدالحق نہایت اشتعال انگیز حرکات کر رہا تھا۔

گواہان استغاثہ ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۹ تا ۱۳ اور ۱۵ اور ۱۶ عبدالرحمٰن جٹ کو واقعہ سے پہلے ہی جانتے تھے۔ اور اسے گواہان استغاثہ ۵، ۶، ۷ اور ۹ تا ۱۶ نے شناخت پریڈوں میں شناخت کیا تھا۔

عبدالرحمٰن نمبردار ملزم کو گواہان استغاثہ ۲، ۳، ۴، ۵، ۷، ۹ تا ۱۶ واقعہ سے پیشتر ہی جانتے تھے۔ اور اسے گواہان استغاثہ ۵، ۶، ۷ اور ۹ تا ۱۶ نے شناخت کیا تھا۔

محمد دین گیانی ملزم کو گواہان استغاثہ ۲، ۳، ۴، ۹ اور ۱۳ واقعہ سے پہلے ہی جانتے تھے۔ اور اسے گواہان استغاثہ ۹ اور ۱۳ نے شناخت پریڈوں میں شناخت کیا تھا۔

خیر دین ملزم کو گواہان استغاثہ ۲، ۳، ۴، ۹، ۱۳ اور ۱۵ واقعہ سے پہلے ہی جانتے تھے۔ اور اسے گواہان استغاثہ ۵، ۹، ۱۳، ۱۵ نے شناخت کیا تھا۔

ولی محمد ملزم کو گواہان استغاثہ ۲، ۳، ۴، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۴ اور ۱۵ واقعہ سے پہلے ہی جانتے تھے۔ اسے گواہان استغاثہ ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۴ اور ۱۵ نیز ۷ اور ۱۶ نے شناخت کیا تھا۔

محمد بوٹا کو گواہان استغاثہ ۲، ۳، ۴، ۹، ۱۰، واقعہ سے پہلے ہی جانتے تھے۔ اسے گواہان استغاثہ ۹ اور ۱۰ نے شناخت کیا تھا۔

محمد تقی ملزم کو گواہان استغاثہ ۲، ۳، ۴، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۱۵ جانتے تھے۔ اسے شناخت پریڈوں میں گواہان استغاثہ ۵، ۶، ۷، ۱۳، ۱۴، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۴ اور ۱۵ نے شناخت کیا تھا۔

ابراہیم ملزم کو گواہان استغاثہ ۲، ۳، ۴، ۷، ۹، ۱۲، اور ۱۵ واقعہ سے پہلے ہی جانتے تھے اسے گواہان استغاثہ ۷، ۹، ۱۳، ۱۵، ۵، ۱۱، اور ۱۶ نے شناخت کیا تھا۔

ظہور احمد ملزم کو گواہان استغاثہ ۲، ۳، ۴، ۷، ۹، اور ۱۲ جانتے تھے۔ اسے گواہان استغاثہ ۲، ۷، ۹ اور ۱۳ نے شناخت کیا تھا۔

عبداللطیف ملزم کو گواہان استغاثہ ۲، ۳، ۴ اور ۹ واقعہ سے پہلے ہی جانتے تھے۔ اسے گواہان استغاثہ ۵، ۷، ۱۰، ۱۳، ۱۴ اور ۹ نے شناخت کیا تھا۔

منگو ملزم کو گواہان استغاثہ ۲، ۳، ۴، ۱۳ اور ۱۵ واقعہ سے پہلے ہی جانتے تھے۔ اسے گواہان استغاثہ ۱۳ اور ۱۵ نے شناخت کیا تھا۔

یہاں یہ ذکر کر دینا مناسب ہوگا کہ گواہان استغاثہ ۲، ۳ اور ۴ مجروح شدہ احراری ہیں۔ اور چونکہ وہ قادیان کے باشندے ہونے کی وجہ سے پندرہ ملزمین کو جانتے تھے اس لئے شناخت پریڈوں میں انہیں بطور گواہ نہیں بلایا گیا۔ صرف باقی ماندہ گواہ ہی جو پولیس کے ارکان اور ایک پٹواری پر مشتمل ہیں۔ شناخت پریڈوں میں موجود تھے۔

مندرجہ بالا وجوہ کی بنا پر میں اس بات کو یقینی تصور کرتا ہوں۔ کہ گیارہ ملزمین عبدالرحمٰن جٹ۔ عبدالرحمٰن نمبردار۔ گیانی محمد الدین۔ خیر دین۔ ولی محمد۔ محمد بوٹا۔ محمد تقی۔ ابراہیم۔ ظہور احمد عبداللطیف اور منگو نے فساد میں حصہ لیا۔ اور عبدالحق اور اس کے ساتھیوں کو زخمی کیا۔ جونہی پہلی ضرب لگائی گئی ان ملزمین کی جماعت ایک غیر قانونی جماعت بن گئی۔ جس کا مشترکہ مقصد عبدالحق کو پیٹنا تھا۔ اس لئے وہ تمام فساد برپا کرنے کے مجرم ہیں۔ اور میں انہیں زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند مجرم قرار دیتا ہوں۔

عبدالحق کو ضرب شدید ولی محمد ملزم نے لگائی۔ اس لئے میں اسے زیر دفعہ ۳۲۶ تعزیرات ہند مجرم قرار دیتا ہوں۔ یہ امر کہ دوسرے ملزمین تعمیری رنگ میں اس زخم کے ذمہ دار ہیں۔ شبہ سے خالی نہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ کدال قبر کھودنے کے لئے لائی گئی تھی۔ اور مجمع جب غیر قانونی بنا تو اس کے متعلق یہ خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اسے اس بات کا علم تھا۔ کہ کدال کو بطور اسلحہ استعمال کیا جائے گا۔ اس لئے میرے خیال میں اس کیس میں دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند کا اطلاق نہیں ہوتا۔

ولی محمد زیر دفعات ۳۲۶ اور ۱۴۷ تعزیرات ہند کے ماتحت جرم کا مرتکب ہوا۔ اور باقی ماندہ دس ملزمین جن کا ذکر آخری پیرہ میں کیا گیا ہے زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند جرم کے مرتکب ہوئے۔

سزائیں

اب صرف سزا کا سوال باقی ہے اس قبرستان میں مردے دفن کرنے کے متعلق احمدیوں کے حق سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ نعش کو دفن کرنے سے روکنے کے لئے عبدالحق اور اس کے ساتھیوں کی کوشش خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ نعش تدفین کی غرض سے قریب پڑی تھی۔ اشتعال انگیزی سے کم نہ تھی۔ عبدالحق کا زخم بہت زیادہ خطرناک بھی نہیں۔ اگر عدم التحقیقات اس کا ایک زخم اصطلاحی طور پر ضرب شدید متصور نہ ہوتا۔ تو یہ ضرب خفیف کا کیس سمجھا جاتا۔ اس لئے میرے خیال میں شدید سزا کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ پس میں ولی محمد ملزم کو زیر دفعہ ۳۲۶ تعزیرات ہند تا برخاست عدالت قید اور ۵۱ روپیہ جرمانہ کی سزا دیتا ہوں۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ تین ماہ قید با مشقت کی سزا دی جائے گی۔ میں عبدالرحمٰن جٹ ملزم کو جو اس فساد کا سرغنہ تھا۔ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دیتا ہوں۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ چار ماہ قید با مشقت کی سزا دی جائے گی۔ میں عبدالرحمٰن نمبردار گیانی محمد دین خیر دین۔ محمد بوٹا۔ محمد تقی۔ ابراہیم ظہور احمد اور عبداللطیف کو زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند ۵۱ روپیہ جرمانہ کی سزا دیتا ہوں۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ انہیں تین ماہ قید با مشقت کی سزا دی جائے گی۔ منگو کو چونکہ لڑکی کی وفات کا صدمہ تھا۔ اور ضرور ہے کہ اس کے جذبات سب سے زیادہ مشتعل ہوئے ہوں۔ اس لئے اس کا معاملہ خاص غور کا مستحق ہے۔ اس لئے میں اسے ۲۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دیتا ہوں۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ اسے ایک ماہ قید با مشقت کی سزا دی جائے گی۔

جرمانہ میں سے بصورت وصولی زیر دفعہ ۵۴۵ ضابطہ فوجداری پچاس روپے عبدالحق گواہ صفائی کو اور بیس بیس روپے محمد اسحٰق اور محمد دین گواہان صفائی کو بطور معاوضہ دیئے جائیں گے۔ عبدالرحمٰن نمبردار موجودہ جرم ارتکاب کے وقت ایک مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری کے سلسلہ میں زیر دفعہ ۱۱۲(۳) ضابطہ فوجداری زیر ضمانت تھا۔ اس لئے زیر دفعہ ۵۱۴ ضابطہ فوجداری علیحدہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی کیونکہ وہ ضمانت ضبط شدہ تصور کی جاتی ہے۔

دستخط

جسونت سنگھ اپل مجسٹریٹ درجہ اول بٹالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل انڈیا نیشنل لیگ کا ضروری اعلان

نیشنل لیگوں پر اس وقت جمود کی کیفیت طاری ہے۔ جسے دیکھکر شبہ ہوتا ہے کہ شاید اپنے فرائض سے جوان پر عائد ہوتے ہیں۔ غافل ہو رہی ہیں۔ دفتر مرکزیہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً جو ہدایات جاری ہوتی رہتی ہیں۔ ان کی طرف لیگیں عام طور پر پوری توجہ نہیں دے رہیں۔ اسی سے آل انڈیا نیشنل لیگ کے کام میں خلل پیدا ہو رہا ہے۔

پس اس جمود کو دور کرنے کے لئے اور لیگوں میں بیداری پیدا کرنے کے لئے آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ میاں عبد العزیز صاحب مغل جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابی ہیں عنقریب ذیل کی لیگوں کا دورہ کریں گے۔ لیگوں کا فرض ہے کہ وہ ان سے تعاون کریں۔ اور جہاں تک ہو سکے ان کے دورہ کو کامیاب بنائیں۔ نیز لیگ کے مالی پہلو کو مضبوط کرنے کے لئے دل کھول کر ان کی امداد کریں۔ سیکرٹری دی آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور

دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہے:۔

لاہور	روانگی	۱۴/۵/۳۷
منٹگمری	آمد	۱۴/۵/۳۷
	روانگی	۱۹/۵/۳۷
ملتان	آمد	۱۹/۵/۳۷
	روانگی	۲۱/۵/۳۷
منٹگمری	آمد	۲۱/۵/۳۷
	روانگی	۲۲/۵/۳۷
لاہور	آمد	۲۲/۵/۳۷
	روانگی	۲۴/۵/۳۷
گجرانوالہ	آمد	۲۴/۵/۳۷
	روانگی	۲۶/۵/۳۷
سیالکوٹ	آمد	۲۶/۵/۳۷
	روانگی	۲۹/۵/۳۷
گجرات	آمد	۲۹/۵/۳۷
	روانگی	۳۰/۵/۳۷
جہلم	آمد	۳۰/۵/۳۷
	روانگی	۲/۶/۳۷
چکوال	آمد	۲/۶/۳۷
	روانگی	۳/۶/۳۷
بھیرہ	آمد	۳/۶/۳۷
	روانگی	۵/۶/۳۷
سرگودہ	آمد	۵/۶/۳۷
	روانگی	۶/۶/۳۷
جھنگ	آمد	۶/۶/۳۷
	روانگی	۷/۶/۳۷
لائل پور	آمد	۷/۶/۳۷
	روانگی	۹/۶/۳۷
شیخوپورہ	آمد	۹/۶/۳۷
	روانگی	۱۱/۶/۳۷
لاہور	آمد	۱۱/۶/۳۷
	روانگی	۱۴/۶/۳۷
امرت سر	آمد	۱۴/۶/۳۷
	روانگی	۱۶/۶/۳۷
قادیان	آمد	۱۶/۶/۳۷
	روانگی	۱۸/۶/۳۷
امرت سر	آمد	۱۸/۶/۳۷
	روانگی	۱۹/۶/۳۷
جالندھر	آمد	۱۹/۶/۳۷
	روانگی	۲۰/۶/۳۷
ہوشیارپور	آمد	۲۰/۶/۳۷
	روانگی	۲۱/۶/۳۷
لدھیانہ	آمد	۲۱/۶/۳۷
	روانگی	۲۳/۶/۳۷
انبالہ	آمد	۲۳/۶/۳۷
	روانگی	۲۴/۶/۳۷
دہلی	آمد	۲۵/۶/۳۷
	روانگی	۲۷/۶/۳۷
لاہور	آمد	۲۷/۶/۳۷

زراعتی تعلیم کی اہمیت

اس ملک کی اہم صنعت زراعت ہے۔ اور یہاں کی آبادی کے ۹۵ فی صدی حصہ کا انحصار بلاواسطہ یا بالواسطہ کاشتکاری پر ہے۔ جب یہ صورت حال ہو تو ایسے ملک کے لوگوں کی ضروریات کے لئے تعلیم کی سب سے موزوں قسم زراعتی تعلیم ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ نوجوان اپنی روزی کمانے کے قابل بن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ایسے زراعتی ملک کی عام ترقی کے لئے لازمی ہے۔ کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کا عوام کے ساتھ گہرا رابطۂ اتحاد ہو۔ اور عوام کے مسائل اور مشکلات کے متعلق ان کے دلوں میں ہمدردانہ احساس ہو۔ صرف وہی لوگ جنہیں کسان کے پیشہ کشاورزی کی حقیقی مشکلات کے متعلق پوری واقفیت ہو۔ اس کے اعتماد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اس سے ہمدردی کر سکتے ہیں۔ لہٰذا وہ تعلیم جو پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور میں دی جاتی ہے۔ اس ملک کی اصلاح کے لئے نہایت موزوں ہے۔ یہ دیہاتی آبادی کے رہنما اور کاشتکار کے لئے یکساں طور پر سودمند ہے۔ بڑے بڑے زمینداروں کے لڑکوں کے لئے جنہیں اپنی جاگیروں کا خود انتظام کرنا پڑتا ہے۔ کوئی تعلیم اس تعلیم سے بہتر نہیں۔ جو لائل پور میں دی جاتی ہے۔

بے روزگاری بڑھ جانے سے ہر شخص کیلئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ زراعتی تعلیم کس حد تک ذریعہ معاش بہم پہنچانے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اس کالج کے گریجوایٹ نہ صرف اپنی زمینوں پر واپس جا سکتے ہیں۔ بلکہ انہیں محکمہ زراعت میں ملازمت مل سکتی ہے۔ اور وہ دوسرے گریجوایٹوں کے ساتھ دیگر محکمہ جات مثلاً امداد باہمی انہار۔ مال۔ جنگلات اور تعلیم میں بھی ملازمت کیلئے مساوی طور پر مقابلہ کر سکتے ہیں۔ لائل پور ایگریکلچرل کالج کے گریجوایٹ گراس فارموں میں ملازم ہو گئے ہیں۔ اور بڑی بڑی جاگیروں اور کورٹ آف وارڈ کے مینجر تک بن گئے ہیں

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور ہی صوبہ ہذا میں واحد سرکاری ادارہ ہے جس میں زراعت کی علمی اور عملی تربیت جدید ترین سائنٹفک طریقوں سے دی جاتی ہے۔ اس کالج کا اہم مقصد ایسے نوجوانوں کو تیار کرنا ہے۔ جو جدید اور اقتصادی طریق کار کے مطابق زراعت کو فروغ دینے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ کالج کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی لیبوریٹریاں ہیں۔ جن میں ہر قسم کا سائنٹفک ساز و سامان موجود ہے۔ بہت اچھا کتب خانہ ہے پودوں اور بوٹیوں وغیرہ کا ذخیرہ ہے عجائب گھر ہے۔ ایک وسیع سٹوڈنٹس فارم ہے۔ زراعت سے متعلق تجرباتی فارم ہے۔ باٹینکل باغ ہے۔ پھلدار درختوں کا باغ ہے۔ ڈیری ہے۔ مرغی خانہ ہے اور ایک انجنیرنگ ورکشاپ ہے۔

یہ کالج زراعت کے پہلے امتحان زراعت کے آخری امتحان (بی ایس سی ایگریکلچرل) اور زراعت میں ایم ایس کے امتحان کے لئے پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ ملحق ہے۔ اس سال کالج ہذا میں داخلہ ۲۰ مئی ۱۹۳۷ء کو ۷ بجے صبح ہو گا۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

دس منٹ میں ہسٹیریا کے دورہ کا علاج

"وایومکتا"

یہ دوا اصلی جڑی بوٹیوں سے بنائی گئی ہے اور تیس سال سے خلق خدا اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ ہزارہا مستورات نہایت کمزور صحت اور حمل کی حالت میں اس موذی مرض سے نجات حاصل کر چکی ہیں ہسٹیریا کے مرض کو بھوت پریت یا جنوں کا کام نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ہی ایک جسمانی بیماری ہے تمام تکالیف مثلاً یادہ گوئی چیخنا چلانا زمین پر بیٹھنا گھبراہٹ دوران سر جسم کا ٹھنڈا ہونا متواتر غشی اور جنون چوبیس گھنٹوں میں دور ہو جاتی ہیں بیہوشی غشی اور تشنج دس منٹ میں غائب ہو جاتا ہے اور مریض آرام اور طاقت محسوس کرنے لگتا ہے دس روز کی دوائی کی قیمت ۱؎ اور تیس دن کی دوائی ۳؎ محصولڈاک علاوہ

سی ایل ناما والا پیلس روڈ بڑودہ

225

مضامین انعامی

میلاد کمیٹی کا یہ دیرینہ اہم مقصد ہے کہ ہر سال حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ و محاسن اسلام پر دور جدید و قدیم کے محترم اہل قلم و طلباء کالج کو ہم بزم مضمون نگاری کرے۔ اسی لئے امسال بھی حسب ذیل مضامین تجویز کئے گئے ہیں۔ فاضل ادیبوں کی تنقید کے بعد بہترین مضمون نگار و مقرر کو طلائی تمغہ پیش کیا جائیگا۔ مسابقتی مضامین واپس نہ کئے جائیں گے اور فیصلہ ممتحین قطعی سمجھا جائے گا۔ جو صاحب مسلسل دو سال تمغے حاصل کئے ہوں وہ ممنوع شرکت سمجھے جائیں گے۔

عنوان اول "نبی کریم بحیثیت مصلح اعظم" یہ عنوان کل ہندوستان کے اہل قلم حضرات کی طبع آزمائی کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ مضمون فلسکیپ کے پندرہ صفحوں سے متجاوز نہ ہو اور ایک ہی رخ پر صاف خط میں لکھا جا کر سربمہر لفافہ میں ۱۲ ربیع المنور ۱۳۵۶ھ تک معتمد مجلس جشن میلاد النبی سکندر آباد کے پتہ پر آنا چاہیئے۔ مسابقت کے لئے کم از کم پانچ مضمون ہونا ضروری ہے۔

عنوان دوم "اسلام کی خصوصیات اور دیگر مذاہب پر اس کا اثر" یہ عنوان طلباء مدرسہ نظامیہ و کالج ہائے حیدر آباد کی تقریری مسابقت کے لئے تجویز ہوا ہے نیز یہ طے پایا ہے کہ مسابقت کنندے بتاریخ ۱۹ مئی ۱۲ ربیع المنور ۱۳۵۶ھ روز یکشنبہ (۴) بجے اسلامیہ ہائی سکول سکندر آباد میں جمع ہو کر تین فاضل ممتحین و حاضرین جلسہ کے روبرو اپنی اپنی باری سے تقریباً ۵ منٹ تقریر کریں۔ مسابقت کیلئے کم از کم تین کالجوں کی شرکت ضروری ہے۔ مسابقت کنندوں کے نام ۱۲ ربیع المنور ۱۳۵۶ھ تک دفتر جشن میلاد النبی سکندر آباد میں صدر صاحب کالج کے توسط سے وصول ہونا چاہیئے ہر کالج سے دو دو طالبعلم شریک ہو سکتے ہیں مقررین اپنے ہمراہ کوئی کتاب یا یادداشت نہ رکھیں البتہ ۵×۳ انچ کے کاغذ پر کچھ نوٹ لانے کے مجاز ہونگے۔ طلباء کالج سے مراد بی۔ اے تک کے طلباء ہیں

عنوان سوم "رواداری اسلام" یہ تم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے باغ کا ٹھیکہ نیلام ہوتا ہے

۱۶ مئی ۱۹۳۷ء بروز اتوار بوقت ۸ بجے صبح صدر انجمن کا مملوکہ و مقبوضہ باغ (جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے احاطہ میں واقع ہے) کا ٹھیکہ موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے۔ بولی دینے کا ہر شخص مجاز ہو گا۔ جو مبلغ عنـ؎ نیلام سے پہلے زر ضمانت داخل کرے گا۔ نیز نیلام ختم ہونے پر ۱/۴ حصہ زر نیلام وصول کر لیا جائے گا۔ اور ۳/۴ حصہ میں سے ۱/۴ حصہ پندرہ دن تک اور بقیہ ۱/۲ حصہ زر نیلام ۱۵ اگست ۱۹۳۷ء تک داخل کرانا ضروری ہوگا تفصیلی شرائط موقعہ پر سنا دی جائیں گی۔ ٹھیکہ لینے والے اصحاب تاریخ و وقت مقررہ پر پہونچ جاویں۔

(۲) نیز اس کے بعد کچھ درختان شیشم بھی بورڈنگ ہائی سکول والی سڑک نیلام ہوں گے۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھیے

چونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یوپی صوبہ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درس گاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ ہے اور ایڈ ڈیمی قابلیت کے ہر مذہب و ملت کے طلباء کے لئے یہ سکول کھلا ہے گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کر دی ہے جو ماہوار لی جاتی ہے پراسپکٹس مفت

مینیجر

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو صرف ایک ہی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مگر مرض دمہ سے تو خدا کی پناہ ہے کیونکہ یہ ایسا ظالم مرض ہے کہ اس کی وجہ سے نہ اٹھتے نہ بیٹھتے نہ سوتے نہ جاگتے نہ چلتے نہ پھرتے، حتیٰ کہ انسان کو کسی پہلو بھی چین نہیں آتا۔ ہم نے سالہا سال کی محنت شاقہ اور وسیع تجربہ کے بعد السعیود مدائی دوا تیار کی ہے۔ جو انشاء اللہ زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ کے استعمال سے اس ظالم مرض سے چھٹکارا کرا دیتی ہے جس نے ایک دفعہ استعمال کی وہ ہمیشہ کے لئے گرویدہ ہو گیا۔

قیمت صرف تین روپے ——— محصولڈاک علاوہ

ملک شیر محمد خان صاحب رئیس کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ

سے تحریر فرماتے ہیں کہ "جلسہ سالانہ پر جو میں آپ سے اکسیر دمہ اور اکسیر البدن و اکسیر اکبر لایا استعمال کیں، حیران ہوتا ہوں کہ یہ نسخے آپ نے کہاں سے حاصل کئے تھے۔ اگر میں پورا پورا بیان کروں تو انشاء اللہ فلک بھی سر بسجود ہو جائے۔ ان کی بے نظیر خوبیاں صرف استعمال سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ آپ کی ان ادویہ سے بجھتی ہوئی شمع بھی بفضل حق ایک پوری طاقت سے منور ہو جاتی ہے۔ آپ کی محنت اور سعی پر بیساختہ جزاک اللہ احسن الجزاء کے الفاظ نکلتے ہیں۔ جلسہ پر جو تکلیفات ذبانی بیان کی گئیں تھیں۔ ان ادویہ سے وہ سب دور ہو گئیں۔ اور اب میں پوری صحت کے ساتھ ہشاش بشاش ہوں۔

سید حسین صاحب بالکا ضلع بھاگلپور

سے لکھتے ہیں کہ:۔ آپ کے ہاں سے کئی ایک اشخاص نے اس جگہ دمہ وغیرہ کی دوائیں منگوائیں۔ خدا کے فضل سے سب کو آرام ہو گیا۔ آپ کی ادویات واقعی بے نظیر ہیں سب استعمال کرنے والے بہت تعریف کر رہے ہیں۔ لہذا اب اور حسب ذیل ادویہ۔۔۔۔ بذریعہ وی پی جلد بھیج دیجئے"

ملنے کا پتہ:۔

مینیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

موٹاپا دور بلا فاقہ کشی و پرہیز دبلا ضرر روزانہ (۲ اونس) پندرہ تولہ وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے قیمت مکمل ایک ماہ کے لئے پانچ روپیہ محصول ۹/

حب نوازی عورتوں کی جملہ امراض رحم بے قاعدگی حیض درد سر۔ درد کمر۔ رحم سے سفید کو آنا۔ رحم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی ہسٹیریا وغیرہ کے لئے از حد مفید ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ۶۶ گولی مع ڈبی ایک روپیہ محصول ۶/

مفرح نوازی نہایت بیش قیمت ادویہ کا مرکب خوش ذائقہ۔ خون صالح پیدا کرنے والا ہمیشہ طبیعت خوش۔ حافظہ تیز کرنے والا مقوی دل و دماغ و دیگر رئیسہ خوراک ۳ ماشہ ۲۴ روز کی خوراک قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک ۱۰/

احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم سید محمد گلزار احمد چارہ گر یافتہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ ۱۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ لارڈ لنلتھگو اس سال رخصت پر انگلستان جا رہے ہیں۔ ان کا یہ سفر غالباً اکتوبر میں ہوگا۔ ان کی غیر حاضری میں سر این این سرکار سینیئر ممبر اگزیکٹو کونسل قائم مقام ہونگے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ پہلا موقعہ ہوگا کہ ایک ہندوستانی وائسرائے ہو۔

شملہ ۱۲ مئی۔ ابے سینیا سے آمدہ چند پرائیویٹ اطلاعات مظہر ہیں کہ جو ہندوستانی وہاں سالہا سال سے کاروبار کر رہے ہیں۔ انہیں ملک سے نکل جانے کے احکام مل رہے ہیں جن کی وجہ سے انہیں سخت تکلیف کا سامنا ہو رہا ہے۔

شملہ ۱۲ مئی۔ جشن تاجپوشی کی خوشی میں وائسرائے نے ایک ہزار روپیہ خرچ کر کے چار ہزار غریب ہندوؤں اور مسلمانوں کو کھانا کھلایا۔ یہ نظارہ دیکھنے کے لئے آپ خود مال روڈ پر آئے۔

الہ آباد ۱۲ مئی۔ ضلع آگرہ کے ایک گاؤں سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ایک کسان طوطا رام نے زمین کا لگان ادا کرنے کے لئے اپنی تین سالہ لڑکی فروخت کر دی۔ گاؤں کے لوگ اسے روکتے رہے۔ مگر اس نے کہا کہ اس کے بغیر میں لگان ادا نہیں کر سکتا۔

امرتسر ۱۲ مئی۔ آج کورونیشن کے سلسلے میں مقامی سکولوں کے طلباء میں لڈو وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ ایک سکول کے لڑکوں نے لڈو لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہمیں لڈو نہیں چاہئیں سوراجیہ چاہیئے۔

بمبئی ۱۲ مئی۔ ڈیکر ایجنسی کو اطلاع ملی ہے کہ حبشی سرداروں کو اطالویوں نے قتل کر دیا ہے۔ گوریلا جنگ آزادی بدستور جاری ہے۔ پچھلے ہفتے ہزار اطالوی زخمی سپاہیوں سے بھری ہوئی ریل گاڑیاں عدیس آبابا۔ ہرار۔ وغیرہ سے جبوتی لائی گئیں۔ جہاں انہیں اطالوی ہسپتال میں رکھا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ کئی علاقوں میں حبشی نوجوانوں نے فوجیں جمع کر لی ہیں۔ اور وہ اطالویوں پر حملے کر رہے ہیں۔

لدھیانہ ۱۱ مئی۔ سر سندر سنگھ ریونیو منسٹر دو دن تک لدھیانہ میں رہے آپ سردار دسوندھا سنگھ ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی کے ہمراہ چند دیہات میں گئے۔ جہاں فصلیں ژالہ باری سے تباہ ہو گئی ہیں۔ رکھ باغ میں ان کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے اعلان کیا۔ کہ مصیبت زدگان کو سردست دس ہزار روپیہ کی امداد دی جائے۔ اور ان لوگوں کو تقاوی قرضہ جات اور بیج دیئے جائیں گے۔ جن کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں مالیانہ میں معافی ڈپٹی کمشنر کی سفارش کے مطابق دی جائے گی۔

حیدر آباد ۱۲ مئی۔ حیدر آباد فلائنگ کلب کے ممبروں کی حوصلہ افزائی کے پیش نظر مسٹر دتشاہ دادا بھائی نے جو کہ ایک سرکردہ مقامی تاجر ہیں۔ فلائنگ کلب کو ایک کپ نذر کیا ہے۔ جو کہ بہترین ہوا باز کو دیا جائے گا۔

پونا ۱۲ مئی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ پونا کے سرگرم سیاسی کارکن مسٹر ایم۔ این۔ پدھک لیڈر پر عاید شدہ پابندیوں کو گورنمنٹ نے منسوخ کر دیا ہے یاد رہے کہ مارچ ۱۹۳۶ء میں مسٹر پدھک کو بمبئی گورنمنٹ کی طرف سے ایک امتناعی حکم کی تعمیل کرائی گئی تھی۔ جس کے ذریعہ انہیں ہدایت کی گئی تھی کہ وہ کسی قسم کی سیاسی تحریک میں حصہ نہ لیں نہ ہی سیاسی لیڈروں سے میل جول رکھیں۔ اور نہ اخبارات میں سیاسی مضامین شائع کرائیں۔

میڈرڈ ۱۲ مئی۔ کل صبح باغی افواج نے شہر میڈرڈ پر زبردست بمباری کی۔ جس سے گرینڈ ہوٹل اور قریباً تمام عمارات تباہ ہو گئیں۔ ۴۰ آدمی ہلاک اور ۱۰۰ سے زیادہ زخمی ہوئے۔ باغیوں کی توپوں نے تباہی کا عالم پیدا کر دیا شہر کی تمام بڑی بڑی عمارتیں مسمار ہو گئی ہیں لوگ شہر چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔

لاہور ۱۲ مئی۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پنجاب کے مختلف شہروں میں جعلی سکے تیار کئے جانے کی اطلاع پولیس کو ملی ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں لاہور۔ ملتان۔ لائلپور وغیرہ سے چند سکھ اور مسلمان سناروں کو گرفتار کیا گیا ہے اور ان کے مکانات اور دوکانات کی تلاشی پر متعدد جعلی سکے اور ٹھپے برآمد ہوئے ہیں۔ پولیس سرگرمی سے تفتیش کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں مزید گرفتاریوں کی توقع ہے۔

شملہ ۱۲ مئی۔ زنجبار میں رہنے والے ہندوستانیوں کے لیڈر مسٹر طیب علی حکومت ہند کی دعوت پر شملہ آئے تھے تاکہ لونگوں کے متعلق تبادلہ خیالات کریں جو زنجبار گورنمنٹ کے زیر غور ہیں مسٹر طیب علی آج بمبئی کو روانہ ہو گئے۔ روانگی سے پیشتر آپ نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ مجھے پوری تسلی ہے کہ حکومت ہند صدق دلی سے اس بارے میں کوشش کر رہی ہے کہ زنجبار کے ہندوستانیوں سے انصاف کیا جائے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جزیرہ زنجبار کے لوگ بہت خوش طبع اور مہمان نواز ہیں۔ اور ہندوستانیوں کا ان سے کوئی جھگڑا نہیں۔ ہندوستانی وہاں نصف صدی سے زیادہ عرصہ سے اہل زنجبار کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ اور کسی موقع پر بھی دونوں میں کشیدگی کی نوبت نہیں آئی۔ اس وقت جو منحوس صورت حالات پیدا ہوئی ہے۔ اس کے لئے زنجبار گورنمنٹ ہی ذمہ دار ہے مجھے امید ہے کہ حکومت ہند جو بھی کارروائی کرے گی۔ وہ مؤثر ہوگی۔ اور اس کے نتائج پائیدار ہوں گے۔

بغداد ۱۱ مئی۔ عراق کے ایک صوبہ میں انقلاب پسندوں نے بغاوت کر دی ہے۔ جن کا مقابلہ کرنے کے لئے گورنمنٹ نے افواج روانہ کر دی ہیں۔

اس سلسلہ میں پارلیمنٹ کے تین ممبروں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔

بمبئی ۱۲ مئی۔ ابے سینیا سے آمدہ پرائیویٹ اطلاع مظہر ہے کہ وہاں جتنے بھی ہندوستانی یا دوسرے غیر ملکی موجود ہیں۔ سب کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اٹلی کی بنی ہوئی چیزیں ہی خریدیں جو شخص کسی دوسری چیز کو خریدیگا۔ اسے قید کی سزا دی جائے گی۔ محمد علی سٹورز کے ملازموں کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ ملک سے اپنی تجارت کو ختم کرنے سے پیشتر اگر وہ کوئی مال باہر سے منگانا چاہیں تو اٹلی سے منگائیں۔ چنانچہ کئی لاکھ روپے کا مال اٹلی کے کارخانوں سے منگایا گیا۔ اور فروخت کیا جا رہا ہے۔

روم ۱۰ مئی۔ سلطنت روما کی پہلی سالگرہ کے موقع پر سپین کے ... جنرل فرانکو نے اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی کو پیغام محبت بھیجا۔ اور اس تقریب پر مسرت کا اظہار کیا ہے جنرل فرانکو نے اپنے پیغام میں یہ بھی لکھا ہے کہ اطالوی لوگوں سے مجھے دلی محبت ہے۔ اور میں ان کی شجاعت کا مداح ہوں۔ اس کے جواب میں سائینو مسولینی نے لکھا ہے کہ آپ نے سپین کے شریف النفس باشندوں کی طرف سے مجھے جو پیغام بھیجا ہے۔ اور اہل اٹلی کے متعلق جس محبت کا اظہار کیا ہے اس کے لئے میں آپ کا شکر گذار ہوں۔

لنڈن ۱۲ مئی۔ لیبیا کی سرحد پر اطالوی ریشہ دوانیوں نے مصر کو سخت پریشان کر رکھا ہے۔ اطالیہ مصر کی سرحد پر روز بروز فوجوں میں اضافہ کر رہا ہے اس لئے حکومت مصر نے لیبیا کی سرحد پر دفاعی فوجوں کو دوگنا کر دیا ہے نہر سویز کی برطانی فوجوں میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور سوڈان کی سرحد پر فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے

بیت المقدس ۱۲ مئی۔ حکومت فلسطین نے اعلان کیا ہے کہ یکم اپریل اور ۳۱ جولائی کے درمیان ۷۰ یہودی مزدور فلسطین داخل ہو سکتے ہیں۔ یہودی حلقوں میں اس امر پر اظہار افسوس کیا جا رہا ہے کہ یہودیوں کو بہت قلیل تعداد میں نقل مکانی کی اجازت دیگئی ہے اس کے برعکس عربوں کا اعتراض ہے کہ رائل کمیشن کی رپورٹ شائع ہونے تک یہودیوں کا داخلہ قطعاً بند کر دینا چاہیئے۔ اس سے پیشتر نومبر میں ۱۸۰۰ یہودیوں کے داخلہ کی اجازت دی گئی تھی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی